مسجد کے چندے سے کسی کاروباری شخص کو قرض دینا

ریفرنس نمبر: Sar-7705

تاریخ: 13-01-2022

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسجد کا متولی مسجد کا چندہ کسی ضرورت مند یا کاروبار کرنے والے کو بطورِ قرض دیتا ہے، ایسا کرنا شرعاً کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کا چندہ مسجد میں کیے جانے والے عمومی اخراجات، مثلاً: تعمیرات، امام و مؤذن، خادمین کے وظائف اور صفائی ستھرائی میں ہونے والے اخراجات وغیرہ کے لیے دیا جاتا ہے، اسے اِنہی مصارف میں استعمال کرنا ضروری ہے، ذاتی استعمال میں لانا، کسی کو بطورِ قرض دینا یا مصارفِ مسجد کے علاوہ میں خرچ کرنا، ناجائز و گناہ ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں مسجد کے متولی کا لوگوں کو کاروبار وغیرہ کے لیے مسجد کا چندہ دینا ناجائز و گناہ ہے، اس پر لازم ہے کہ آئندہ کے لیے اس سے سچی توبہ کرے اور چندے کی جتنی رقم قرض میں دی ہے، اس کا تاوان بھی مسجد کو ادا کرے۔

مسجد کا چندہ مسجد کے عمومی اخراجات میں استعمال کرنا ضروری ہونے کے متعلق صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”جب عطیہ وچندہ پر آمدنی کا دارومدار ہے، تو دینے والے جس مقصد کے لیے چندہ دیں یا کوئی اہلِ خیر جس مقصد کے متعلق اپنی جائیداد وقف کرے، اُسی مقصد میں وہ رقم یا آمدنی صَرف کی جاسکتی ہے، دوسرے میں صرف کرنا، جائز نہیں، مثلاً اگر مدرسہ کے لیے ہو، تو مدرسہ پر صَرف کی جائے **اور مسجد کے لیے ہو، تو مسجد پر (خرچ کرنا ضروری ہے)۔**“ **(فتاوی امجدیہ، جلد3، صفحہ42، مکتبہ رضویہ، کراچی)**

اور مسجد کی رقم بطورِ قرض دینے کے عدمِ جواز کے متعلق علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں: ”أن القیم لیس لہ إقراض مال المسجد“ ترجمہ: متولیِ مسجد کا مسجد کے مال کو بطورِ قرض دینا جائز نہیں ہے۔ **(بحرالرائق، کتاب الوقف، جلد5، صفحہ401، مطبوعہ کوئٹہ)**

مسجد کا چندہ بطورِ قرض دینا ناجائز اور دیا تو اس کا تاوان لازم ہونے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی

عَلَیْہِ(سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:"في جامع الفصولين ليس للمتولي إيداع مال الوقف والمسجد إلا ممن في عياله، ولا إقراضه، فلو أقرض ضمن وكذا المستقرض "ترجمہ: جامع الفصولین میں ہے کہ متولی کو جائز نہیں کہ اپنے عیال کے سوا کسی اور کے پاس وقف اور مسجد کے مال کو امانت کے طور پر رکھے اور نہ اس کا قرض دینا جائز ہے، پس اگر اس (وقف یا مسجد کے مال کو) کو قرض دے گا، تو تاوان دے گا اور ایسے ہی قرض لینے والا ہے (کہ اس کے لیے بھی مالِ وقف اور مسجد کے مال سے قرض لینا جائز نہیں ہے۔)

(العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية، جلد1، صفحه412، مطبوعه کراچی)

سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1340ھ/1921ء) سے سوال ہوا کہ متولی کا مالِ وقف بطورِ قرض اپنے صرف میں لانا یا مالِ وقف سے کسی مسلمان کو قرضہ دینا روا یا ناروا؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا:" حرام حرام، لانہ تعدی علی الوقف والقیم اقیم حافظ لا متلف (کیونکہ یہ وقف پر زیادتی ہے، حالانکہ متولی کو بطورِ محافظ مقرر کیا جاتا ہے نہ کہ ضائع کرنے والا۔ اور (کسی دوسرے کو قرض دینے کے متعلق فرمایا) نہ (یعنی جائز نہیں) لانہ صرف فی غیر المصرف (کیونکہ یہ مال وقف کو غیر مصرف میں استعمال کرنا ہے۔)"

(فتاویٰ رضویہ، جلد16، صفحہ570، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

متولی مسجد کا چندہ ذاتی استعمال میں لائے، تو مسجد کو تاوان ادا کرنا ضروری ہے، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:"اس پر توبہ فرض ہے اور تاوان ادا کرنا فرض ہے، جتنے دام اپنے صَرف (ذاتی استعمال) میں لایا تھا، اگر یہ اس مسجد کا مُتَوَلّی تھا، تو اُسی مسجد کے تیل بتّی میں صَرف کرے دوسری مسجد میں صَرف کر دینے سے بھی بَرِیُّ الذِّمَّہ نہ ہو گا۔"

(فتاوی رضویہ، کتاب الوقف، جلد16، صفحہ461، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

09 جمادی الاخریٰ 1443ھ/13 جنوری 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulIftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے